سلسلہ عالیہ چشتیہ

مناقبُ المحبوبین

تذکرہ حضرت قبلہ عالم خواجہ نور محمد مہارویؒ حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسویؒ

تالیفِ لطیف

حاجی نجم الدین سلیمانیؒ

حسبِ ارشاد

حضرت خواجہ خان محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ -

مکمل اردو ترجمہ

پروفیسر افتخار احمد چشتی

چشتیہ اکیڈمی

فیصل آباد - پاکستان

ناشر	ـــــــــ	چشتیہ اکادمی فیصل آباد
طابع	ـــــــــ	حسن شبیر پرنٹرز۔ لاہور
طباعت	ـــــــــ	آفسٹ، سفید کاغذ۔ مجلّد
ضخامت	ـــــــــ	۷۲۰ صفحات ۲۳×۳۶/۱۰
تعداد	ـــــــــ	۵۰۰ (پانچسو)
قیمت	ـــــــــ	۱۲۰ روپے (ایک سو بیس روپے)
سال اشاعت	ـــــــــ	سنہ ۱۴۰۸ھ (سنہ ۱۹۸۷ء)

یکے از مطبوعاتِ چشتیہ اکادمی

ناشر

میاں ہارون احمد چشتی

منیجر: مکتبہ الفوائد۔ فرحت منزل چنیوٹ بازار فیصل آباد (پاکستان)

ٹیلی فون:- ۲۸۸۵۵

سلطانِ تارکاں، برہانِ عارفاں، دلیلِ واصلاں، محبوبِ الرحمٰن
حبیبِ السبحان

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا نام خواجہ محمد سلیمانؒ ہے اور آپ کی والدہ کا نام بی بی زلیخا ہے۔ آپ کے والد کا نام زکریا بن عبدالوہاب بن عمر خاں بن خان محمد تھا۔ آپ افغان تھے اور قوم جعفر سے تھے جو قبیلہ رملانی کی شاخ تھی۔ اس قبیلہ کے جدِ امجد رحیم داد خاں جعفر تھے جن کے نام سے قبیلہ کا نام رحیمدانی مشہور ہوگیا۔ اور بعد میں رحیمدانی کی حا کو حذف کردیا گیا تو رملانی رہ گیا۔ یہ رملانی در اصل رحیمدانی کا مخفف ہے۔ بعض نے آپ کے قبیلہ کا نام سالارانی بھی لکھا ہے۔

آپ کا مولد اور وطن مالوف موضع گڑھ گوجی ہے جو کوہ درگ میں واقع ہے یہ پہاڑ تونسہ شریف سے مغرب کی طرف تیس کوس کے فاصلہ پر ہے۔ آپ کے آباؤ اجداد اسی موضع مذکور میں رہتے تھے۔ اور آپ کی ولادتِ باسعادت بھی اسی موضع میں ہوئی تھی۔ آپ کا ایک بڑا بھائی تھا جس کا نام یوسف تھا۔ جو عین جوانی میں نکاح سے قبل ہی فوت ہوگئے تھے۔ اُن کی قبر گڑھ گوجی میں ہے۔ آپ کی چار بہنیں تھیں۔ (۱) بی بی حلیمہ جن کا نکاح اسماعیل جعفر سے ہوا تھا۔ اُن کا ایک بیٹا تھا جس کا نام محمد عرف مٹڈر تھا۔ (۲) بی بی حوا جن کے شوہر کا نام الیاس جعفر تھا اور اُن کا بیٹا محمد گوکڑا تھا (۳) بی بی فاطمہ جن کے شوہر کا نام محمد جعفر تھا اور اُن کے بیٹے کا نام اخون محمد عمر تھا۔ (۴) بی بی بائی جن کے شوہر کا نام ابراہیم جعفر تھا۔ اُن کے بیٹوں کے نام نور محمد۔ عبدالرحمٰن۔ جو آپ کا داماد تھا۔ اور محمد عرف مٹڈی تھے۔ یعنی آپ کی اِن چار بہنوں سے اولاد کثیر تھی۔ جو تونسہ شریف میں آپ کے قرب وجوار میں سکونت پذیر ہے۔

ہوں۔ ایک شخص نے حضرت صاحبؒ سے پوچھا کہ یا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "قَالَ علیہ السلام مَنْ رَآنِی فَقَدْ رَأَی الْحَقَّ" (جس نے مجھے دیکھ لیا اس نے گویا خدا کو دیکھ لیا) ہمارا حال کیا ہوگا۔ ہم اب جانے کس طرح رسول علیہ السلام کی زیارت کریں۔ فرمایا کہ تم مجھے دیکھ لو۔ یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ تم نے رسول اللہ کو دیکھا۔ کاتب الحروف کہتا ہے کہ حضرت صاحبؒ نے یہ بات حدیث کے مطابق فرمائی تھی کہ "اَلشَّیْخُ فِی قَوْمِہٖ کَالنَّبِیِّ فِی اُمَّتِہٖ" (یعنی مرشد اپنے مریدوں میں ایسا ہی ہے جیسے ایک نبی اپنی امت میں ہے) نیز "اَلنَّائِبُ کَالْمَنُوْبِ" (یعنی نائب، اس کی مثل ہوتا ہے جس کی وہ نیابت کرتا ہے) پس علمائے راسخ اور اولیاء اللہ رسول علیہ السلام کے نائب ہیں جو ان کی زیارت کرتا ہے گویا رسول اللہ کی زیارت کرتا ہے اور اسی طرح صحیح احادیث میں مذکور ہے کہ جو کوئی عالم متقی اور صالح کے پیچھے نماز پڑھے گا۔ تو گویا اس نے رسول علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھی اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کی۔

منقول ہے کہ مائی عزت بی بی چشتیہ ساکنہ تاج سرور زوجہ شیخ عبدالرحیم بن شیخ جمال چشتی جو حضرت صاحبؒ کے مریدوں میں سے تھی، نے اس فقیر کے سامنے فرمایا کہ شیخ جمال چشتیؒ کی خالہ مائی اصالت بی بی نے میرے سامنے کہا کہ حضرت صاحبؒ نے قبلہ عالمؒ کے وصال کے بعد جب اُن کے مزار پر اقامت اختیار کی تو میں اُن کی روٹی پکاتی تھی اور حضرت صاحبؒ ہمارے گھر آکر روٹی کھاتے تھے۔ البتہ رات کے وقت مصروفیت کی وجہ سے دیر سے فارغ ہو کر روٹی کھانے کے لئے آتے تھے۔ چنانچہ گھر کے تمام لوگ سو جاتے تھے۔ میں حضرت صاحبؒ کے انتظار میں بیٹھی رہتی تھی اور انہیں کھانا کھلا کر پھر سوتی تھی۔ اور حضرت صاحبؒ کھانا کھانے کے بعد حضرت قبلہ عالمؒ کی خانقاہ میں تشریف لے جاتے تھے۔ ایک دفعہ اسی طرح حسب سابق حضرت صاحبؒ رات کو دیر سے آئے۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت رات بہت گزر جاتی ہے اور آپ دیر کر کے آتے ہیں اور مجھے اس تاریک رات میں ڈر لگتا ہے۔ اس لئے کہ تمام مرد سو رہے ہوتے ہیں اور میں تن تنہا اندھیری رات میں جاگ رہی ہوتی ہوں۔ آپ بلطف و کرم ذرا اول وقت آیا کریں۔ میں نے پھر کہا کہ یا حضرت جب میں دنیا میں اس کی تاریکی سے ڈرتی ہوں تو قبر کی تاریکی میں مجھ پہ تو بہت خوف ہوگا۔ اور میرا قبر میں کیا حال ہوگا۔ حضرت صاحبؒ نے مسکرا کر فرمایا کہ اے مائی اصالت بی بی

قبر کی تاریکی اور عذاب سے مت ڈر کہ حق تعالےٰ تیری قبر میں روشنائی کر دے گا۔ اور تمہاری قبر میں بہشت کے باغوں سے ایک باغ ہوگا۔ جب حضرت صاحبؒ کے جانے کے بعد میں سوئی تو خواب دیکھا کہ گویا میں فوت ہوگئی ہوں اور مجھے قبر میں دفن کر دیا گیا ہے اور قبر میں بہشت کا ایک باغ پیدا ہوگیا ہے اور قبر میں ایسی روشنی ہوگئی ہے کہ گویا چراغ و مشعل روشن ہیں۔ جب میں بیدار ہوئی تو بہت خوش ہوئی اور جان لیا کہ میں نے جو بات حضرت صاحبؒ کو قبر کی تاریکی کے خوف کے بارہ میں بتایا تھا حضرت صاحبؒ نے مجھے معائنہ کرا دیا ہے اور تشفی دے دی ہے۔ پس خوشی میں اُٹھ کر خانقاہ قبلۂ عالمؒ میں جاکر حضرت صاحبؒ کی خدمت میں خواب بیان کرنے کے ارادہ سے گئی۔ حضرت صاحبؒ اس وقت وضو کر رہے تھے۔ مجھے دور سے دیکھ کر مسکرائے اور کہا کہ اے مائی اصالت بی بی تورات والا خواب بیان کرنے آئی ہے۔ میں نے کہا ہاں حضرت آپ کے کرم سے خواب دیکھا ہے اور اپنی قبر کا حال دیکھ لیا ہے۔ فرمایا خوش رہو اور کوئی غم نہ کھاؤ۔ کاتب الحروف کہتا ہے کہ حدیث میں آیا ہے۔ قال علیہ السلام "اَلْقَبْرُ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ اَوْ حُفْرَۃٌ مِّنْ حُفَرِ النِّیْرَانِ" (قبر جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے) پس حضرت صاحبؒ نے پہلے اپنی کرامت سے اسے قبر کا حال خواب میں مشاہدہ کرا دیا اور پھر کشف سے اُسے بتا دیا کہ تو نے رات کو ایسا خواب دیکھا ہے سبحان اللہ یہ مقام ہمارے حضرت صاحبؒ کو ابتدائے حال ہی سے حاصل ہوگیا تھا۔ اور پھر جب انتہا کو پہنچے ہوں گے تو کس مرتبہ پر ہوں گے۔

حضرت صاحبزادہ خواجہ اللہ بخش صاحبؒ فرماتے تھے کہ ایک دفعہ حضرت صاحبؒ مہار شریف کی طرف حضرت قبلۂ عالمؒ کے عرس مبارک میں شرکت کے لئے تیار ہوئے اور بدستور سابق تیاری روانگی کر رہے تھے۔ جب اسد خان والئی سنگھڑ نے سنا کہ حضرت صاحبؒ مہار شریف کی طرف جا رہے ہیں تو منگروٹھ سے آیا اور حضرت صاحبؒ کی خدمت میں عرض کیا کہ قبلہ آپ سفر کی تیاری کر رہے ہیں اور میں یہ سن رہا ہوں کہ نواب جی خاں اس ملک کا حاکم بن کر خراسان سے آرہا ہے۔ وہ ظالم اور جابر ہے اس کے آنے سے ملک سنگھڑ تباہ ہو جائے گا۔ امسال آپ اس طرف جانا موقوف کر دیں اور یہیں اپنے پیر کا عرس کریں تاکہ آپ کی برکت سے

منگروٹھ